

مدیر کے نام

طالب ہاشمی، لاہور

اسلام کا انداز حکمرانی (فروری ۹۸) میں عمرو بن عاصؓ، گورنر مصر کے بیٹے کا نام عبد اللہ شائع ہوا ہے۔ جمہور ارباب میر اور مورخین کے مطابق کوڑے مارنے اور کوڑے کھانے والے صاحب عبد اللہ نہیں، بلکہ دوسرے صاحب زادے محمد بن عمرو بن عاص تھے (دور فاروقی میں حقوق انسانی، مقالہ از جلسہ بی زیڈ کیکاؤس مرحوم، ص ۸۷، ضیائے حرم، لاہور، فاروق اعظم نمبر)

محمد صدیق، اسلام آباد

دستور کی قلب ماہیت (فروری ۹۸) بروقت انتہاء ہے۔ مجوزہ اصلاحات میں ان نکات کا اضافہ مناسب ہو گا۔ ۱- وزیروں کی تعداد محدود کرنا۔ ۲- صدر، وزیر اعظم، گورنر اور وزرا کے معاوضے اور مراعات معقول سطح پر لانا۔ پنشن بند کرنا (چند سال کی کچی نوکری پر پنشن چہ معنی دارد)۔ ۳- انتظامی معاملات میں ممبران اسمبلی کی مداخلت بند کرنا۔ ۴- سرکاری ملازموں کے معاوضوں اور پنشنوں میں افراط زر کے تناسب سے اضافے کا خود کار نظام قائم کرنا۔

دفعہ الدین ہاشمی، لاہور

ڈاکٹر حبیب اللہ چیمہ صاحب کی اس بات سے تو اتفاق مشکل ہے کہ اشعار، نثر، مضمون کے ابلاغ و تفہیم میں رکاوٹ بنتے ہیں، میرے خیال میں تو یہ تفہیم و تشریح کو اور موثر بناتے ہیں۔۔۔ البتہ: ”پردہ خوانی زیادہ توجہ سے کرنے کی ضرورت“ سے متفق ہوں۔ فروری کے شمارے میں پہلے ہی صفحے پر لاپرواہی کی مثال: ”پردہ“۔۔۔ دو عملی یہ ہے کہ رسالے کے متن اور اشتہار و اعلانات کی لکھائی کے اصول الگ الگ ہیں۔ کیوں؟ ”رسائل و مسائل“ کے آخری دو حصوں پر جواب دینے والے کا نام نہیں ہے۔ فہرست میں فہم قرآن کے مترجم کا نام نہیں دیا۔ ”حکمت مودودی“ میں الجہاد فی الاسلام کا پورا حوالہ ضروری تھا۔ کیا ”امومت کافی نہیں؟“ (ص ۴۰) ”مادریت“ بے محل ہے۔۔۔ پوری فہرست بناؤں تو ”مدیر کے نام“ کے ۲ صفحے کفایت نہیں کریں گے۔ آخری صفحہ، سطر ۲۲: ”برائے مہربانی“ کے بجائے ”براہ مہربانی“ ہونا چاہیے۔۔۔ جو چیز جتنی دقیق اور ہارتہ ہوگی، اسی معیار سے اسے پرکھا دیکھا جائے گا۔

راشد منہاس انصاری (جنوری، ص ۱۷) کی خدمت میں عرض ہے کہ مرنفقوی کا منظوم ترجمہ، عرصہ ہوا چھپ چکا ہے، راقم کے پاس موجود ہے۔ ”رموز بے خودی“ کے منظوم ترجمے بھی ہو چکے ہیں۔ (ڈاکٹر نہیں) پروفیسر محمد عثمان نے ”اسرار و رموز“ کا نثر میں ترجمہ نہیں کیا، ایک آسان سی شرح لکھی ہے۔ ترجمان: رسائل و مسائل (فروری ۹۸) میں تصور جشن پر جواب ڈاکٹر انیس احمد کا تھا۔ دوسرے میں